بمبئی میں کشمیری پنڈت ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ)

کے زیرِ اہتمام

مُنعقدہ

تیسری آل انڈیا کشمیری سماج کانفرنس

میں

کشمیری پنڈت سبھا امپھلا جموں

کی

پیش کی ہوئی دستاویز

۲۶ دسمبر ۱۹۸۱ء

جاری کردہ

شعبۂ اشاعت کشمیری پنڈت سبھا امپھلا (رجسٹرڈ) جموں ۱۸۰۰۰۵

کشمیری پنڈت سبھا جموں

مورخہ ۳ فروری سنہ ۱۹۸۲ء

ساتویں ورکنگ کمیٹی بیٹھک

محترم صدر بیٹھک و معزز ممبران سبھا۔

بمبئی میں منعقدہ کانفرنس کی نسبت ایک سرسری جائزہ آپ کے سامنے رکھنا ایک شرف ہے جس کو میں حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

کشمیری پنڈت سبھا ایسوسی ایشن بمبئی کا مورخہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۸۱ء کا چھپا ہوا ایک سرکلر خط کشمیری پنڈت سبھا جموں کے دفتر میں ۷ دسمبر سنہ ۱۹۸۱ء کو بذریعہ ڈاک موصول ہوا۔ اس سلسلہ میں اسی نوعیت کا ایک خط صدر سبھا کو بھی موصول ہوا۔ اسی طرح ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۸۱ء کا جاری کیا ہوا ایک اور خط جو آنریبل جسٹس پی این بخشی پریذیڈنٹ آل انڈیا کشمیری سماج الہ آباد نے لکھا تھا مورخہ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۸۱ء کو سبھا میں موصول ہوا۔

آل انڈیا کشمیری سماج کے ساتھ وابستہ تمام سبھاؤں کی تیسری وشال کانفرنس بمبئی میں زیر اہتمام کشمیری پنڈت ایسوسی ایشن بمبئی

مورخہ ۲۴ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء ہونا قرار پائی تھی اور ہماری سبھا بھی اس میں شریک ہونے کے لئے دو طرفہ مدعو کی گئی تھی۔ چنانچہ معاملہ اشد ضروری نوعیت کا تھا اور کم وقت میسر ہونے کے کارن اس وشال کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے فوری اقدامات کرنے ضروری بن گئے تھے اور سبھا کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت میں میں نے بہت ہی قلیل وقت میں ایک پیپر تیار کیا جو پورے دس صفحوں پر پھیل گیا۔ اس پیپر کی نقلیں بھی میں منتظمہ کانفرنس کے پاس پہلے ہی پہنچانے کے لئے مناسب اقدامات کئے گئے۔ اس دستاویز کو روانہ کرنے سے قبل ایمرجنسی فیصلے کے تحت منظور کیا گیا اور اس موقعہ پر سبھا کے مندرجہ ذیل اشخاص موجود تھے۔

سرو شری جگن ناتھ بٹ۔ آر کے ٹکو۔ ایم ایل رینہ۔ ڈی این مچاما۔ ایس کے مرزا۔ پی این ششو۔ راجندر ناتھ۔ جی ایل رینہ۔ ایس این سپرو۔ ایس این دھر۔ سی ایل ورانی۔ او این در۔ اور خود میں یعنی پی این جلالی۔

وفد کی روانگی کے سلسلے میں دوسرے لوازمات شری اوتار کرشن مرزا نے پورے کئے جس کے لئے میں ذاتی طور پر ان کا شکر گزار ہوں۔ وفد سبھا کی طرف سے [illegible] شری [illegible] کرشن ٹکو کے علاوہ شری [illegible] ششو [illegible] ایس این [illegible] جنرل سیکرٹری [illegible] یعنی پی این جلالی کو [illegible] کیا گیا تھا۔

۲۳ دسمبر ۱۹۸۱ء کو بمبئی پہنچنے کے بعد مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء
کو کشمیری پنڈت سبھا جموں نے ایک جمِ غفیر اور مجمع کثیر کے سامنے
آنند باغ میں جو پیپر پڑھ کر سنایا اُس کا متن آپ لوگوں کے سامنے
دوبارہ رکھنے کی سعادت حاصل کرنا چاہوں گا۔

یاد رہے کہ کشمیری پنڈت سبھا جموں کے ترجمان کو
دوسری سبھا سنستھاؤں کے نمائندوں اور ترجمانوں کے مقابلہ میں
۵ منٹ سے ۱۰ منٹ تک کا زیادہ وقت دیا گیا۔ کیونکہ ہمارے
سبھا کا بیان لیا گیا تھا اور اس طرح یہ مفصل، مدلل اور مکمل تواریخی
پیپر گوش دل سے سنا گیا۔ تمام حاضرین، ناظرین، مندوبین اور نمائندگان
انگشت بدندان دیکھے گئے اور اس دوران ایک پتہ بھی ہلنے کا نام نہ لیتا
تھا۔ مرد، زن، نوجوان لڑکے، لڑکیوں کا ہجوم اُنھی اپنے قول و فعل
میں ایک مثال نظر آرہا تھا۔ اسکے لئے بھی ایسی ہی زبردست خراج
تحسین بھی ہماری سبھا کی کارکردگی کی بے حد تعریفیں کی گئیں۔ یاد
رہے کہ کشمیری پنڈت سبھا جموں بطور مہمان تمام ماحول پر چھا گئی اور
اس طرح جموں و کشمیر کی قریب قریب بہترین ڈھنگ سے نمائندگی کی گئی
گو اس سمیلن میں یووک سبھا سرینگر کے صدر ڈاکٹر ایس این پشپ اور اُن کے
دو ممبر اور یوا ستھان سرکشا سمتی سرینگر کے کنوینر شری امر ناتھ گنجو
بھی اُن کے ساتھی بھی اجلاس میں موجود تھے۔ لیکن پھر بھی
کشمیری پنڈت سبھا جموں نے مجموعی حق ادا کیا۔ ڈاکٹر پشپ، شری وشنوی

شری جیجُو نے ولولہ انگیز تقریر سے ہاؤس کو اصل واقعات سے روشناس کرایا۔ شری امرناتھ گنجو کی تقریر بھی برادری کی یکجہتی کی عکاس تھی۔ ہماری دستاویز تمام باتوں کا منبع تھی۔ یہ سبھا کا یقین ہے، جو حیثیت، عزت اور آبرو جموں سبھا کو حاصل ہوئی، وہ قابلِ رشک ہے۔ گوشے گوشے سے آئے ہوئے باقی کے ارکان نے نہایت ہی خلوص اور محبت سے ہماری طرف ہاتھ بڑھائے، ہم کو پیار دیا اور ہماری تجویزوں کو بہت بہت سراہا۔ اس کے بعد مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۶ء کو رات کے کھانے کے بعد ڈاکٹر کے این کول صدر کشمیری پنڈت ایسوسی ایشن بمبئی نے تمام مندوبین کا پُرخلوص انداز میں شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدر آل انڈیا کشمیری سماج الہ آباد آنریبل جسٹس پی این تکو نے کشمیری پنڈت ایسوسی ایشن کے تمام اہلکاران، عہدیداران اور ممبران کو خراجِ تحسین پیش کیا اور اُمید کی کہ مستقبل میں بھی تمام کشمیری پنڈت برادری ایک ہی جھنڈے کے تلے اپنی زندگی کی راہوں کو استوار بنانے کی سعی پیہم کرے گی۔ اس کے بعد کشمیری پنڈت سبھا ممبر کے صدر شری جوگی نے کشمیری پنڈت ایسوسی ایشن بمبئی اور آل انڈیا کشمیری سماج کے صدر صاحبان اور بمبئی کانفرنس کے تمام شرکاء کو ہدیہ مبارک باد پیش کیا اور پھر چوتھے نمبر پر کشمیری پنڈت سبھا امپھلا جموں کے ترجمان (بی این بھان) نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے ہر کس و ناکس کو مبارک باد دی اور پھر درج ذیل اشعار پڑھ کر سنائے۔

س: ہمیں نے کلیوں کو ایک عرض یہ لائے کہی کیا کچھ ایسے
کہ قدرت سامنے سے آکر بشر بشر کی اُتارتا ہے۔
کہیں پھولوں کی یہ پیاسی رنگ لائی ہے جو حق ہیں
میں کیوں نہ قربان جاؤں اس پر دکھائی جس نے ادا یہ
ذرا سی غفلت اگر برت لی نہ جانے کیا کھلبلی مچے گی
وقت پیچ ہونے منار آؤ کہ وقت سب کو پکارتا ہے۔
آخر میں نوجوان طبقہ کے ساتھ مذاق کے طور پر یہ اشعار کہے سنائے گئے۔

ہم ہی سے ہے حسنِ انداز رنگِ محفل
ہم ہی سے ہے شانِ حیا رنگِ محفل
ہم ہی سے ہے تحسینا رنگِ محفل
ہم ہی جب نہ ہوں تو کیا رنگِ محفل
اسے دیکھ کر آپ شرمائیے گا۔

اس پر کوئی ۲ منٹ تک تالیاں بجتی رہیں۔
لیجئے صاحب اب دستاویز ملاحظہ ہو۔

صاحبِ صدر! اجتماع میں تشریف فرما صاحبانِ کرام، برادران و ہمشیرگانِ قوم
نمسکار!
نہایت ہی فخر کا مقام ہے کہ عظیم ہندوستان کے معماروں کا یہ اجتماع

موجودہ دور ناقص میں اپنی ابتری کو مبدل بہ خوشی کرنے کے لئے بھی ایسی عظیم ہستی میں بلائے جانے کے لئے کشمیری پنڈت ایسوسی ایشن دہلی رجسٹرڈ نے آل انڈیا کشمیری سماج کے ایما پر اپنی تمام تر کاوشیں بروئے کار لائی ہیں اور ملک کے گوشے گوشے سے کشمیری پنڈت جیسے ممتاز طبقہ کے افراد اس میں مدعو کئے گئے ہیں۔ لیکن

ہمارے قدم سے ہے تعمیرِ عالم   مگر ہم آج تک بے وفا ہیں

مجھے کہنے کو یاد ہے کہ سب سے پہلی آل انڈیا کشمیری پنڈت کانفرنس ۲۱ اور ۲۲ دسمبر ۱۹۲۹ء کو لاہور میں راجہ نریندر ناتھ صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب کی حویلی اندرون دہلی دروازہ میں منعقد کی گئی تھی۔ اس کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر شیو نرائن صاحب رینہ رازدان تھے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ اس لحاظ سے آج کی یہ کانفرنس بھی ایک اعلیٰ اور ارفع کانفرنس ہوگی۔ گو اس سے قبل کئی چھوٹی بڑی کانفرنسیں ہوئی ہیں لیکن مشاہدہ میں کچھ نہ آنے کے کارن یہ کہنا غلط بھی نہ ہوگا کہ آج کی یہ کانفرنس پہلی اور سب سے فائق بھی ہوگی۔

بھگوان کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج دلوں کی تمنائیں بر آنے والی نظر آ رہی ہیں۔ کشمیری پنڈت برادری کا آج کا یہ بحرِ بیکراں دیکھ کر لگتا ہے کہ برادری کی تقدیریں سنور سکتی ہیں۔ میں اپنے آپ کو نہایت ہی خوش بخت سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنی برادری کی مقتدر ہستیوں کے

دنیا میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ طول و عرض سے آئے ہوئے ناظرین،
میں آپ کو اپنی جانب سے اور کشمیری پنڈت سبھا جموں کی جانب سے دلی
مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر این ایل زتشی ناظم کانفرنس کی محنتوں نے بالآخر رنگ
لایا۔ اور ہم تک نوبت آئی کہ اس عظیم الشان کانفرنس جو آل انڈیا
کشمیری سماج نے منعقد کی ہے، میں شریک ہیں۔

ہماری یہ محفل سجانے کی خاطر
زمیں پر ستارے بلائے گئے ہیں

ناظرین کرام۔ تواریخ کے اوراق پلٹ پلٹ کر دیکھئے تو پتہ چلے گا
کہ ماضی بعید میں وادی کشمیر میں کشمیری پنڈت جاتی پر وقت وقت
کے مقامی اور بیرونی حکمرانوں نے مظالم ڈھائے ہیں۔ اور انہی وجوہ
کی بنا پر کئی صاحب فہم اور زیرک لوگ ترکِ وطن کر کے ہندوستان سے
باہر تک چلے گئے اور اپنی رہی سہی طاقت اور فہم و فراست اور عقل و
دانش سے اپنا وجود بچانے میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئے۔

مجھے ۱۹۴۵ء میں مرحوم پنڈت لکشمی نرائن کول ایڈیٹر
"بہار کشمیر" لاہور کے ہاں ایک کتاب کا مطالعہ کرنا نصیب ہوا تھا۔
اس کتاب کا نام مجھے یاد نہیں آرہا لیکن اس کے مؤلف کا نام مجھے آج
تک یاد ہے، وہ تھے پنڈت گوکل نرائن کول مردان پشاور والے۔
اس نایاب کتاب کے بارہ میں، میں پروفیسر پی این پشپ سے

رابطہ پیدا کر رہا ہوں۔ غالباً اُن کو اس بارہ میں کچھ معلوم ہوگا۔
اُس کتاب میں ایک صفحہ پہ کچھ ایسی سطور درج تھیں کہ جن کا
متن کچھ یوں تھا:-

"ریاستی کشتواڑ۔ بھدرواہ۔ پونچھ۔ بسوہلی میں کشمیری
پنڈت اپنی عزت اور آبرو کو بچانے کے لئے کشمیر چھوڑ کر آباد
ہو گئے۔ اور کئی لوگ کئی صعوبتیں برداشت کرتے کرتے اِدھر اُدھر
دُور دُور تک گئے۔ کہیں نوکریاں کیں اور کہیں مزدوری کر
گئے۔ اور اُن میں بھی قدرے صاحب ثروت لوگ بیرون ہندوستان
گئے، وہ لوگ اُس زمانہ میں "شرما" کہلاتے تھے اور وہ سبھی کے
سبھی براہمن تھے۔ وہ وِدوان تھے۔ تمام شاستروں پہ عبور تھا۔
اُن کا ایک ایسے علاقے میں جو سمندر پار تھا، ٹھہرنا ایک نئے
ملک کے جنم کا باعث بنا۔ پُوجا پاٹھ دھرم کرم شرادھ سندھیا
کے کارن وہ لوگ دریاؤں کے پاس ٹھکانے بناتے گئے۔ وہ
ٹھکانے جو محض جھونپڑیاں تھیں۔ مقامی آبادی اُن کو دیکھ کر
حیران و پریشان رہی کہ یہ لوگ کافی دیر تک پانی کے ساتھ کھیلتے
رہتے ہیں، وہ لوگ اپنے مقامی لہجہ اور مادری بولی میں "شرما"
کو "شرمن" کہا کرتے تھے جو بگڑتے بگڑتے "جرمن" بن گیا۔ اور آج
کا جرمن کشمیری پنڈتوں کی ہجرت کا مرہون منت ہے۔"

کچھ ایسے بھی لوگ تھے جو اپنی مفلسی اور ناداری کے کارن

یا تو راستے میں ہی دم توڑ گئے۔ یا ترکِ مذہب کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔
کہنے کا مقصد یہی ہے کہ کشمیری پنڈت جاتی ازلی ایک تہذیب وطن
اور عقائد کی باقی ماندہ ہے۔ اس جاتی نے وقت کے سنگین تھپیڑوں
کا ڈٹ کر جواب بھی دیا اور سوجھ بوجھ سے مقابلہ بھی کیا۔ اور
زور زبردستی کے سامنے سرنگوں نہ ہوا۔

ہندوستان کی آزادی کے بعد بھی کشمیری پنڈت
جاتی کو خطرہ دوبارہ گھیرنے لگا۔ اور اس جاتی کے لوگ ہندوستان
کے مختلف شہروں میں چلے گئے۔ لیکن جتنے کچھ باقی رہے وہ برسوں سے
ہراساں ہوتے رہے۔ غیر ہندوؤں نے کیا کچھ ان کے ساتھ نہ کیا وہ تو
آپ بھی لوگ جانتے ہی ہیں۔ لیکن ہم لوگ آج بھی کیا کچھ کرتے
ہیں۔ وہ غیر ہندوؤں کی فطرت ہے۔ بہرحال چھوڑیئے اس بات کو۔

ابھی گزشتہ ماہ کھریو Khrew میں شری جوالا جی
بھگوتی کے استھاپن سے وابستہ ایک شے کی تعمیر شدہ یادگار کو
مقامی غیر ہندوؤں نے بلا وجہ زبردستی گرا کر شری جوالا جی
سمتی کو پریشان کیا۔ اس سمتی کے وفد نے جموں میں ہمارے
سامنے معاملہ رکھا اور ہم لوگوں نے فوری طور پر سرکار کے ذمہ دار
افسران کے علاوہ تمام دنیا کی سنستھاؤں اور برادریوں کی سبھی
کشمیری پنڈت سنستھاؤں کو ایک پریس نوٹ کے ذریعے اس
واقعہ کی اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ معاملہ فہمی کے لئے بھی درخواست

کی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہریسں نوٹ تمام متعلقین کے پاس پہنچ گیا ہوگا۔ ایسے ہی درجنوں واقعات اور ہیں۔ لیکن ہم جیسے امن پسند فرقہ کی جانب غیر ہندوؤں کا رویہ بعید از بیان ہے۔

وہ وقت بھی تھا جرأت سے بڑھتے لیکن
یہ وقت بھی ہے ہم میں کوئی بلال نہیں

یہ تمہارا دل تھا یا پتھر نثار
ہر ظلم کو ہنستے ہنستے سہہ گیا

محترم ساتھیو! آج کی اس عظیم کانفرنس میں ہمیں اپنی جاتی کی رسیوں کو مضبوط کر کے انہیں فولادی شکل دینا ہے۔ اپنی کمیاں، کمزوریاں اور خامیاں دور کرنے کے لئے مشترکہ دماغ سے سوچنا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ و رسم پیدا کرنے میں تقدیم کرنا ہے۔ فرداً فرداً نہیں سوچنا ہے۔ بُرے رسوم و روایات سماجی بُرائیوں، اقتصادی بدحالی اور معاشی کمزوری جیسے اہم مسائل پر قابو پانے کے لئے نیک رائے سے اقدامات سوچنے ہیں۔

کشمیری پنڈت جو ایک مٹھی بھر قوم کی حیثیت رکھتی ہے، کشمیر میں روبہ تنزل ہے۔ یہ لوگ ملازمتوں کے ہی دلدادہ رہے ہیں۔ مگر موجودہ وقت کے تقاضوں کے بموجب اب ملازمتوں میں

کوئی گنجائش ہے نہ مانگ بلکہ یہ سمجھ لیجئے کہ اب آپ کے لیئے ملازمتوں کے دروازے تقریباً بند ہی کئے گئے ہیں۔ ایسی حالت سے نجات پانے کے لئے اور اپنے اور اپنے بچوں کے مستقبل کو مخدوش نہ بنانے کی غرض سے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے میں صنعت و حرفت ...... اور تجارت کی ترقی کے وسائل پیدا کریں۔

ہمیں چاہیئے کہ اپنے بچوں کو ایسی تعلیم سے آراستہ کریں کہ جس سے ہم ایک مضبوط اور محنت و مشقت سے روزگار کمانے والے افراد پیدا کریں۔ معاف کیجئے گا۔ ہماری مستورات کو جھوٹی آن اور غلط قسم کی وضعداری نے جکڑا ہوا ہے، وہ یہ ہرگز ہرگز سوچنے کی پرواہ نہیں کرتیں کہ مردوں کے خون پسینے کی کمائی نمود و نمائش کے لیئے ہی وقف نہیں ہے، نہ یہ بیکار رسوم کی ادائیگی میں از بس ضروری ہے، بلکہ اپنی اولاد کی خوراک اور اعلیٰ تعلیم اور دماغی تربیت میں صرف کی جانی چاہیئے۔

ہم لوگ اپنی اوقات اور بساط سے باہر جا کر شادی بیاہ منگنی موت اور دیگر رسوم کے وقت اس قدر زیادہ روپیہ خرچ کرتے ہیں کہ کافی دیر تک قرضداروں کے سامنے دست نگر بھی بن کر رہنا پڑتا ہے، سرنگوں بھی لیکن دماغ سے کام لینا تک ہم گوارا نہیں کرتے۔ ہم اپنی بہتری کے معنوں میں سوچتے ابھی نہیں۔ چنانچہ ہماری تباہی ہمارے دروازوں پہ مسلسل دستک دے۔

دبی رہتی ہے اور اس طرح ہم اپنی پوزیشن اپنی ساکھ اور حیثیت
کو خود ہی اپنے دماغ سے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیتے ہیں
ہماری جاتی میں اکثریتی تعداد درمیانی طبقہ کی ہے کہ جن کی
آمدن کے ذرائع قلیل ہیں اور وسائل محدود۔ لیکن پھر بھی ہم لوگ
دیکھا دیکھی کے پیشکار رہ بہک کر رہ جاتے ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ ہم اپنے
اور اپنے بچگان کے مستقبل کو روشن بنانے کی سوچ لیں
جس کا نتیجہ اپنے ہی حق میں بہترین ہو سکتا ہے۔

جو کھرے ہیں کہ نہ اُترے تھے کسوٹی پر شاد
وہ ہمیشہ کے لئے کھوٹے ہی گردانے گئے۔

ناظرین کرام ۔ ریاست جموں و کشمیر میں کشمیری پنڈت
جاتی کی تین اور صرف تین نمائندہ سنستھائیں ہیں، وہ ہیں آل
اسٹیٹ کشمیری پنڈت کانفرنس شری سناتن دھرم یووک سبھا
سرینگر جموں و کشمیر ہندو ویلفیئر ستھان سرکھشا سمتی سرینگر اور
کشمیری پنڈت [illegible] اسمبلا جموں۔ ان کے علاوہ چھوٹی چھوٹی
محفلیں تو ہیں لیکن ان کا دائرہ عمل اپنے ہی علاقہ گاؤں یا قصبہ تک محدود
ہے۔

شری سناتن دھرم یووک سبھا کی بھاگ ڈور ان دنوں قائم مقام
صدر ڈاکٹر ایس این پنڈتا کے ہاتھوں میں ہے۔ ڈاکٹر کے صدر پنڈت ہرجی لال

کول رینہ کی خرابیٔ صحت کے کارن نئی باڈی کی تشکیل کی گئی ہے۔ نئی باڈی کوئی ۳ ماہ پہلے معرضِ وجود میں آئی ہے۔ ڈاکٹر ایش کی ذاتِ گرامی جاتی کے لئے وقف ہے۔ ان کے دل اور دماغ تمام پنڈت جاتی کی امانت ہیں۔ میں یہ باتیں وثوق سے اس لئے کہہ سکتا ہوں کہ میں اُن کے دوش بدوش جاتی کے مفاد میں کئی میدانوں میں کام کر چکا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اُن کی رہنمائی میں شری سناتن دھرم یووک سبھا پنڈت جاتی کے کاز کو ہرگز ہرگز برباد نہ ہونے دے گی۔

ہندو دیوستھان سمبھاشا سمتی سرینگر کے کنوینر پنڈت امرناتھ صاحب گنجو ہیں جو کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ شیر ببر ہیں اور آپ کے قدم کسی موقعہ پر لڑکھڑانے کا نام نہیں لیتے۔ آپ کا رابطہ جموں و کشمیر یا اس سے باہر کئی دھارمک سنستھاؤں سے برابر قائم ہے۔ آپ دیوستھانوں کی پوترتا اور حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

اسی طرح جموں میں مقیم کشمیری پنڈتوں کی نمائندہ جماعت "کشیپ بندھو سبھا" کا ہیڈ کوارٹر جموں ہے۔ اس کے صدر پنڈت رادھا کرشن تکو ہیں۔ آپ برادری کے کاز کے لئے مردِ آہن کی حیثیت رکھتے ہیں اور بطور جنرل سیکریٹری نیاز مند فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

ہماری سبھا کے ساتھ بھی سناتن دھرم یووک سبھا سرینگر کی طرح برادری کے کچھ شر پسندوں نے کسی سیاسی جماعت کی شہ پر غیر ہندوؤں جیسا سلوک کیا۔ ہزاروں روپے کی سبھا کی املاک تباہ و برباد کیں۔ جن میں ہمارے نایاب دھارمک گرنتھ بھی تھے۔ لیکن ابھی سنہ ۱۹۸۷ء کے چناؤ کے بعد وہ لوگ نو دو گیارہ ہو گئے۔

کراچی منزلت و مہربان ساتھیو۔ میں یہاں پر اختصار کے ساتھ کشمیری پنڈت سبھا جموں کے بارہ میں آپ سبھی صاحبان کو کچھ کچھ واقفیت دلانے کی رعایت حاصل کرنا چاہوں گا۔
سنہ ۱۹۱۳ء میں مہاراجہ پرتاپ سنگھ والیٔ ریاست جموں کشمیر نے اپنے ایک حکم نامہ نمبری ۸۹ ۸ سمہ مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۱۳ء کے ذریعے جموں میں کشمیری پنڈتوں اور کشمیری پنڈت سرکاری ملازمین کو کشمیری پنڈت سبھا کی داغ بیل ڈالنے کی اجازت صادر فرمائی۔ جو کچھ عرصہ بعد کشمیری پنڈت سبھا جموں کے نام سے موسوم ہوئی۔ حالانکہ سنہ ۱۹۱۳ء میں ہی سبھا کا ابتدائی قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ آج تک اس سبھا کو چلانے کے لئے برادری کے مفاد میں مندرجہ ذیل اصحاب نے صدارت کی کرسی پر بیٹھ کر انتھک کوششیں کیں اور اس کی آبیاری کی۔

دیکھتے ہی دنیا سبھا میں نے جتنے فرزانہ لوگ
نام لیا کرتا ہوں جن کا وہ بڑے ہی گردوالے لوگ

اس وقت کے

پنڈت نریندر ناتھ کول ۔ گورنر و وزیر مالیات ۔

پنڈت اقبال کرشن در ۔ ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل ۔

" رام چند کاک ۔ انسپکٹر جنرل کسٹمز و سابقہ وزیر اعظم

" راجہ بہادر امر ناتھ پوری ۔ اکاؤنٹنٹ جنرل کسٹمز

" جی ایل نہرو ۔ اکاؤنٹنٹ جنرل

" شیو نرائن فوطیدار ۔ پریذیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل

مسٹر جسٹس جیا لال کلم ۔ آنریبل جج ہائیکورٹ

پنڈت جیون ناتھ کول ۔ ڈائریکٹر ایگریکلچر ۔

" جیا لال کول جلالی ۔ اسسٹنٹ گورنر ۔

" نند لال سپرو ۔ کیمیکل اگزامینر ۔

" پریم ناتھ کول اور پنڈت جگن ناتھ بٹ

مسٹر ۲۰ صدر اصحاب میں کم سے کم عمر اور زیادہ سے زیادہ عمر کے بالترتیب پنڈت پریم ناتھ کول اور پنڈت جگن ناتھ بٹ نے بطور صدر کام کیا ۔ پنڈت جگن ناتھ بٹ بانی کی حیثیت سے صدر بنے رہے ۔

حسرت ہے [illegible] کہ

ایک لمحہ کی یادداشت رہ گئی ۔

کشمیری پنڈت سبھا جموں ایک غیر سیاسی، سماجک اور دھارمک سنستھا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد میں درج ذیل باتیں شامل ہیں:-

(i) کشمیری پنڈتوں کو صف آرا کرنا۔

(ii) سناتن دھرم کے فلسفیانہ تخیل کا پرچار کرنا۔

(iii) سماجک، دھارمک اور تمدنی ورثہ میں نئی روح پھونکنا

(iv) برادری میں اشتراک اور اتحاد کا مادہ پیدا کرنے کی طرف توجہ کرنا۔

(v) برادری کی معاشی حالت میں سدھار لانا۔

(vi) برادری سے بری رسوم، اوہام اور روایت پرستی کو ختم کرنے کی طرف دھیان دینا۔

(vii) برادری کو مسلسل سوشل ریفارم کی طرف راغب کرنا۔

اس کے علاوہ:-

(ا) سبھا کی مزید تعمیرات کے لئے ماسٹر پلان پر عملدرآمد کرنا۔

(ب) مستورات کے لئے دستکاری مراکز قائم کرنا۔

(ج) واقعاتی اعداد و شمار پر مبنی جاتی کی ڈائریکٹری کی تشکیل کرنا۔

(ح) دھارمک پاٹھشالاؤں کا قیام اور

(ی) ماہانہ رسالہ کا از سر نو اجرا کرنا۔ وغیرہ۔

کشمیری پنڈت سبھا جموں بڑی شان و شوکت کے ساتھ دھارمک تہواروں کو برابر مناتی چلی آ رہی ہے۔ اس طرح مہا شیوراتری۔ زنگ ترئی۔ نوریہہ۔ بیساکھی۔ جیٹھ اشٹمی۔ آشاڑھ اشٹمی۔ ساون پورنیماشی۔ اننت چودہ۔ جنم اشٹمی۔ رودھراج بھیرو جینتی۔ ہورہ اشٹمی۔ درگا اشٹمی۔ مہا نومی۔ دیوالی اور رام نومی، وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ وِدوا درہون رچائے جاتے ہیں اور پترا ماوسی کا شرادھ سامو ہک ڈھنگ سے کروایا جاتا ہے۔ سبھا ہذا برادری کے ہر دُکھ میں بحقہ مساوی شریک ہوتی ہے۔ حاجتمند افراد کو تمام ترم تبو سامگری فراہم کرتی ہے۔ جس پر سبھا اپنے قلیل وسائل کو سامنے رکھ کر تھوڑی بہت سبسڈی دیتی ہے۔ ارتھیوں کے جلوسوں میں سبھا کے نمائیندے برابر شریک ہوتے ہیں۔ ستم رسیدہ پریواروں کے لئے حتی المقدور امداد فراہم کرنا سبھا کا ایک اہم اصُول ہے۔ کمزور لوگوں کی مالی امداد تھوڑی بہت کی ہی جاتی ہے۔ اور شادی بیاہ اور یگینوپویت کے موقعوں پر معمولی کرایہ پر برتن بھی الاٹ کئے جاتے ہیں۔

ہیں سُنے کہاں یہ نصیب کی باتیں
دل مفلس غریب کی باتیں

سامعینِ کرام - اس وقت سبھا ہٰذا کے پاس لگ بھگ ۸ سے ۱۰ لاکھ تک کی غیر منقولہ جائیداد ہے جس کا کچھ حصہ خستہ حالت میں ہے اور کافی حصہ قابل تعمیر و مرمت ہے۔ اس کے علاوہ منقولہ جائیداد جو کوئی ۳۰ سے ۴۰ ہزار تک کی ہو سکتی ہے از قسم برتن ہا، بسترے، الماریاں، اسپاتی پیٹیاں اور ٹرنک، کنٹ ہا موجود ہیں۔ سبھا کے اندرونِ احاطہ میں بھگوان شنکر اور مہا گنیش جی کی شاندار مورتیاں درونِ مندر موجود ہیں۔ پاس ہی اٹھارہ بازوؤں والی دُرگا بھگوتی کی قد آدم تصویر ہے۔ مہا لکشمی جی کا مندر ہے اور کھرلوائی تولہ مولہ کی مانند ایک تالاب بھی موجود ہے سبھا کے پاس گئے وقتوں سے ایک ٹیلیفون موجود ہے۔ جس کا نمبر ۷۵۷۴ ہے۔

اور پھر سماجی برائیوں کو دُور کرنے کے لئے سبھا کے تمام بہی خواہ اور جاتی کے ہمدرد تبلیغی مشن پہ گامزن رہتے ہیں۔ آپسی بھائی چارہ کو تقویت پہنچانے کے لئے جاتی کے غم خوار اپنا قیمتی وقت لگاتے رہتے ہیں۔ سبھا نے جاتی کی کئی دختران کو غلط ہاتھوں میں جانے سے بچانے اور روکنے کے لئے معمولی سی اطلاع پر درجنوں بار قابل تحسین قدم اُٹھائے ہیں۔ سبھا ہٰذا تمام ہندوؤں کے مشترکہ معاملوں اور

پروگراموں میں برابر کا سہیوگ پردھان کرتی ہے۔ تمام دھارمک جلوسوں میں جو سناتن دھرم سے متعلق ہوں، یہ سبھا اپنی مخصوص جھانکی شامل کرتی ہے۔ زیادہ تر جموں میں ایسے دھارمک جلوسوں میں دھرم ارتھ ٹرسٹ کے رتھ کے سوا کچھ بھی شامل نہ ہوتا تھا اور گذشتہ بہت برسوں سے جھانکیاں نکلوانے کا سلسلہ کشمیری پنڈت سبھا جموں نے قائم کیا۔

گذشتہ برس وشو ہندو سمیلن جو جموں میں منعقد ہوا اس میں سبھا نے اہم کردار ادا کیا۔ شرکت کے علاوہ اس کی جانب سے کئی اقسام کے پوسٹر جاری کئے۔ اردو اور ہندی میں ۲۰×۳۰ سائز کے پوسٹر جاری کرنے پر سبھا کو تمام طرفین سے ڈھیر ساری مبارکباد حاصل ہوئی۔ وشو ہندو سمیلن کے اختتام کے بعد گیتا بھون جموں میں تمام دھارمک سنستھاؤں کے نمائندوں کا ایک اجتماع ہوا جس میں سمیلن سے متعلق خیالات دریافت کئے گئے۔ چونکہ اس سمیلن کے خلاف کسی شرپسند عنصر نے کوئی لٹریچر تقسیم کیا تھا اور زبان سے بھی بہت کچھ کہا تھا۔ لہذا مقررین نے تابڑ توڑ حملے کئے۔ لیکن پنڈت امرناتھ گنجو نے مبنی بر صداقت ولولہ انگیز بیان دیا جس کا بہت کچھ اثر رہا۔ اور جب نیازمند کو حکم ہوا، تو اس نے چند اشعار میں تمام تقاریر کو بند کرکے پیش کیا۔ جیسا کہ بزرگان دین نے موقعہ پہ ہی ظاہر فرمایا۔ آپ کے تفنن طبع کے لئے

وہ چند اشعار پیش کرتا ہوں۔

پردے سے کوئی نکل چکا ہے اور تو کوئی بات نہیں
اس دنیا میں بدل گیا ہے اور تو کوئی بات نہیں
آپ سے کہدوں کہدوں کیسے کیسے کہدوں آپ سے یہ
دیوانہ، دیوانہ ہوا ہے، اور تو کوئی بات نہیں
بے شرمی کی حد سے گذر کر قاتل نے یہ کہہ ہی دیا
ہاتھوں پر یہ رنگ حنا ہے، اور تو کوئی بات نہیں
آئینہ میں پر تو پڑا ہے، کیسے یہ معلوم نہیں
خالی درپن دیکھ لیا ہے، اور تو کوئی بات نہیں
کچھے کچھے سے رہتے ہیں جو کون انہیں سمجھائے نشاد
تھوڑا سا احسان کیا ہے اور تو کوئی بات نہیں۔

ناظرین کرام کشمیری پنڈت سبھا کے حالیہ چناؤ کی نسبت آپ کو کچھ بتانا یہاں پر کوئی بے محل نہ ہوگا۔ سبھا کی تواریخ میں ۱۰ مئی ۱۹۸۱ء کا دن ایک تواریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس چناؤ کے موقعہ پر پہلی بار ہم نے جمہوری طرز کو اپنایا۔ خفیہ بیلٹ کے ذریعہ الیکشن ہوا۔ آگا بیلٹ پیپر اپنی نوعیت کا پہلا تھا۔ بیلٹ پیپر پر ۵ امیدواروں کے نام اردو۔ ہندی اور انگریزی میں پرنٹ کروائے گئے تھے اور ان کے

سامنے ہر ایک اُمیدوار کا اپنا چناؤ نشان تھا۔ جو ریٹرننگ آفیسر ڈاکٹر ڈی۔ این صراف ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ آف لاء جموں یونیورسٹی نے الاٹ کئے تھے۔ الیکشن پر صبح سویرے سے ہی جسقدر گہما گہمی ہونا چاہیئے تھی، وہ برابر دیکھنے کو ملتی تھی۔ رنگ برنگی پوسٹروں سے تمام شہر کی دیواریں سجائی گئی تھیں۔ ہر اُمیدوار ہینڈ بل کے ذریعے پراپیگنڈہ کرتا تھا۔ ۸ بجے صبح سے شام کے ½ ۵ بجے تک جلتی دھوپ میں برادری کے ہر مرد و زن نے جو بھی بالغ تھا، اپنے ووٹ کا استعمال کیا۔ پریس پولنگ کا برابر مشاہدہ کرتا رہا۔ گورنمنٹ اور انتظامیہ کے اہلکار کلہی کشمیری پنڈتوں کا ڈسپلن دیکھکر حیران نظر آ رہے تھے۔ چنانچہ ½ ۵ شام کے تھوڑی دیر بعد چُناؤ نتائج کا اعلان ہوا اور شادیانے بجنے شروع ہوگئے۔

برادری کارکنوں۔ ممبران ورکنگ کمیٹی اور سبھا کے عہدیداروں کے لئے کشمیری پنڈت سبھا نے ایک مخصوص ڈھنگ کا حلف نامہ وضع کیا جس کو متعلقین نے خوشی خوشی پڑھ کر کے صدرِ سبھا کے حوالہ کیا۔

اِس بات کا ذکر کرنا کوئی بے محل نہ ہوگا کہ دھرم پریورتن کی وبا کو روکنے کے لئے سبھا ہذا نے اِس سلسلہ میں چلائے گئے آندولن میں دوسری دھارمک سنستھاؤں کو سہیوگ پردھان کیا۔

معزز حاضرین۔

آخیر میں اس اجتماع سے میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ تمام تر پہلوؤں کو سامنے رکھکر ایک ایسا طریقہ کار اپنایا جائے یا ایسا لائحہ عمل ترتیب دیا جائے جو دیش کے طول و عرض میں سکونت پذیر کشمیری پنڈت جاتی جو بکھری بکھری سی بھی ہے، کو یکجا بیٹھکر حال اور مستقبل کے بارے میں سوچنے کا آسان اور بہترین موقعہ فراہم کرتا ہے۔ نیز مستقبل و قریب و بعید کے لئے اُس کو مکمل آزادی نصیب کرے تاکہ وہ ہر لحاظ سے اندر اور باہر سے خوش رہے اور بھگوان سے برابر تھنا ہے کہ وہ اس جاتی کو تمام مشکلات سے آزاد کرے۔ اِس جاتی کو اور عقل سلیم دے کر اس کو سلیس زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

جن کو نہیں لگا نگت منظور وہ نثار
بنے گا نہ ان کے اپنے ہی گھر پہ رہا کریں

اب میں تتمہ پہ آگیا ہوں۔ لہٰذا آپ لوگوں کا شکریہ اور آپکو نمسکار۔

ماں ٹیکنگے کس طرح ہم یہ نثار آپ اپنے نام سے واقف نہیں

بدری ناتھ بھان نثار دہلوی

جنرل سیکریٹری کشمیری پنڈت سبھا جموں
کشیپ ٹراس، امپھلا، رہاڑی

نوٹ:-

مندرجہ صدر دستاویز کو سننے کے بعد کشمیری پنڈت سبھا جموں کی ورکنگ کمیٹی نے مشترکہ رائے سے اس کو چھپوانے کی منظوری دیدی اور طے پایا کہ تمام متعلقین کو اس کی کاپیاں ارسال کی جائیں۔

جموں پرنٹنگ پریس موتی بازار جموں

بمنت
شعبۂ اشاعت

کشمیری پنڈت سبھا، کشپ نواس، امپھالا، ریزیڈنسی روڈ
جموں